باب (4)

غدار کون؟

(لیکچر......15 ستمبر 2018ء)

اظہار تشکر

گزشتہ لیکچر کو پسند کرنے اور پیغامات بھیجنے پر بلوچ بھائیوں، ماؤں، بہنوں، بزرگوں، طلبہ و طالبات اور یوتھ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

حق کی تحریک تمام مظلوموں کی تحریک ہوتی ہے، بلوچستان کی تحریک مظلوموں کی تحریک ہے، میری تحریک ہے، میں بلوچوں کی تحریک کو جائز سمجھتا ہوں اسی لئے میں ان کے لئے آواز اٹھا رہا ہوں ورنہ مجھے کیا پڑی ہے، میں تو بلوچ نہیں ہوں لیکن بات اس کی نہیں ہے کہ آپ بلوچ ہیں یا نہیں ہیں، بات یہ ہے کہ آپ ظالم کے ساتھ ہیں یا مظلوم کے ساتھ، بلوچ اس ملک کا حصہ ہیں اور ان پر ظلم ہو رہا ہے تو اس کا بتانا ضروری ہے۔ ان کی آواز میں آواز ملانا اور ظلم کو ظلم کہنا ایمان کا پہلا درجہ ہے ۔ اگر ہمارے پاس طاقت اور وسائل ہوتے تو ہم بھی اسلامی اصولوں اور آئین و قانون جس بات کی اجازت دیتا ہے، اس کے مطابق ہم ظلم کو روکنے کیلئے عملی کوشش بھی کرتے۔

گزشتہ لیکچر پر ایک نظر

نئی نسل کو صحیح تاریخ سے آگاہ کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں تاکہ وہ اصل تاریخ اور حقائق کو جان سکیں۔ گزشتہ لیکچر میں میں نے بتایا تھا کہ کس طرح بلوچستان میں بار بار عوامی مینڈیٹ اور جمہوریت کا قتل کیا گیا۔ میں نے یہ بھی بتایا تھا کہ 72 سال میں سوائے

جام محمد یوسف کے ، بلوچستان کا کوئی ایک وزیر اعلیٰ بھی اپنی مدت پوری نہیں کر سکا۔ بلوچستان میں پانچ بار گورنر راج نافذ کیا گیا۔

میں نے یہ بھی بتایا تھا کہ بلوچوں کے حقوق کی آواز کو دبانے کیلئے کیا کیا حربے اختیار کئے گئے اور کس طرح آج تک بلوچوں کی نسل کشی کی جارہی ہے، بلوچوں کی اجتماعی قبریں مل رہی ہیں بلوچوں کو لاپتہ کیا جارہا ہے، حتیٰ کہ بلوچ خواتین تک کو غائب کیا جارہا ہے۔ بڑی تعداد میں جن بلوچ نوجوانوں کو گھروں سے گرفتار کر کر کے لاپتہ کر دیا گیا۔ان میں سے کچھ کی تو اجتماعی قبریں مل گئیں، کچھ کی مسخ شدہ لاشیں مل گئیں جبکہ باقی کا آج تک پتہ نہیں ہے ۔ یہ کیسا پاکستان ہے ؟ کیا اس کھلے ظلم پر لوگ پاکستان زندہ باد کا نعرہ لگائیں گے؟ کہتے ہیں کہ بلوچوں کے خلاف آپریشن اسلئے کیا جارہا ہے کیونکہ وہ آزادی کے نعرے لگا رہے ہیں، تو تاریخی حقیقت یہی ہے کہ بلوچستان آزاد ہی تھا، وہ پاکستان کا حصہ نہیں تھا،فوج نے بلوچستان کو گن پوائنٹ پر پاکستان کے ساتھ ملایا ہے۔ بلوچ خوشی سے پاکستان کے ساتھ رہنا چاہیں تو ضرور رہیں لیکن اگر وہ ساتھ نہیں رہنا چاہتے تو ان پر جبر کیوں کیا جارہا ہے؟ بلوچستان بلوچوں کو واپس کیا جائے۔

گزشتہ لیکچر میں یہ بھی بتایا تھا کہ بلوچستان معدنیات کی دولت سے مالا مال ہے لیکن پنجاب کی فوج نے اس پر قبضہ کر رکھا ہے اور بلوچستان کا اپنے ان معدنی وسائل پر کوئی حق نہیں ہے۔ یہ سراسر ظلم ہے۔

سی پیک (CPEC)......کیا ہے

جیسے کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ بلوچستان کے مختلف علاقوں میں تیل، گیس، پیٹرول، سونا، تانبا اور دیگر معدنیات کے بڑے بڑے ذخائر ہیں۔ لیکن اسٹیبلشمنٹ اورفوج کی جانب سے سینڈک اور ریکوڈک اوران جیسے مختلف منصوبوں کی آڑ میں بلوچستان کی معدنیات کی اس دولت کو برسوں سے لوٹا جا تا رہا ہے۔ بلوچستان کو وہاں سے پیدا ہونے والی معدنیات کی رائلٹی بھی نہیں دی جاتی۔ اب تک تو یہ ہوتا آیا ہے اور اب ایک اور بڑے منصوبے ''چائنا پاکستان اکنامک کوریڈور'' (China Pakistan Economic Corridor) کے نام پر بلوچستان کو چائنا کے ہاتھوں فروخت کیا جا رہا ہے۔ اس منصوبے کا نام CPEC نہیں بلکہ C-PACK ہونا چاہیے۔ یعنی Country PACK۔

اگر سی پیک کا منصوبہ کامیاب ہوگیا تو ملک کا وجود دنیا کے نقشے سے مٹ جائے گا اور فوج کے جرنیل جو یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم جس طرح انگریزوں کی فوج بن گئے تھے اسی طرح چائنا کی فوج بن جائیں گے تو وہ یاد رکھیں کہ وہ غلام ہی رہیں گے۔ فوج کے جرنیل اپنے مفادات کے لئے پنجابیوں کو بھی پیک کروا رہے ہیں کیونکہ غلامی سے کوئی نہیں بچے گا۔

سلطنت چائنا کی توسیع پسندی

سی پیک کو اکنامک کوریڈور کہہ کر پاکستان کے عوام کو بے وقوف بنایا جارہا ہے کہ اس منصوبہ سے پاکستان کی معاشی حالت بہتر ہوجائے گی جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ کوئی معاشی منصوبہ نہیں بلکہ اس کے ذریعے چائنا پاکستان پر اپنا کنٹرول قائم کرنا چاہتا ہے۔ ہمارے سامنے مثالیں موجود ہیں کہ اسی طرح کے معاشی منصوبوں کی آڑ میں چائنا نے موزمبیق کے فضائی اڈے پر قبضہ کرلیا ہے، چائنا نے افریقہ کے کئی ممالک پر کنٹرول قائم کرلیا ہے ۔ افریقہ کے کئی ممالک جہاں چائنا نے لاکھوں ڈالر قرضہ دے کر اپنے قدم جمائے، اس وقت وہاں کے تمام کے تمام لوگ بیروزگار ہیں ، وہاں چائنا کے لوگ ملازمتیں کررہے ہیں اوروہ تمام علاقے چائنا کے مقبوضہ علاقے بن چکے ہیں جیسے ایک زمانے میں دنیا کے کئی علاقے سلطنت برطانیہ کے مقبوضہ علاقے بنے ہوئے تھے ویسے ہی اب سلطنت چائنا دنیا کے علاقوں کو مقبوضہ علاقے بنارہی ہے ۔اسی منصوبے کے تحت پاکستان کو بھی سلطنت چائنا کا مقبوضہ علاقہ بنایا جارہاہے اوراس کا پہلا اکھاڑہ بلوچستان ہے جسے CPEC یعنی ’’چائنا پاکستان اکنامک کوریڈور‘‘ کہتے ہیں ، یہ کوئی اکنامک کوریڈورنہیں بلکہ یہ قبضہ کیلئے چائنا کا پاکستان میں آنے کا راستہ ہے۔اکنامک کے بہانے پاکستان پر قبضہ کرنے کا منصوبہ ہے۔ میرا کام بتانا ہے ،نہیں سمجھوگے تو ایسا ہوگا، پھر پچھتانے سے کچھ نہیں ہوگا۔ پھر یہی کہا جائے گا’’اب پچھتائے کیا ہووت، جب چڑیاں چگ گئیں کھیت‘‘

ایسٹ انڈیا کمپنی کی جدید شکل

سی پیک منصوبے کی آڑ میں پورے پاکستان کو چائنا کی کالونی بنایا جا رہا ہے، یہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی جدید شکل ہے۔ یہ اربوں کھربوں روپے کا پروجیکٹ ہے اور عوام کو بیوقوف بنایا جا رہا ہے کہ اس سے پاکستان کی معاشی حالت بہتر ہو جائے گی لیکن اصل میں سی پیک کی آڑ میں پورے پاکستان کو بشمول پنجاب چائنا کے حوالے کیا جا رہا ہے لیکن اس کا پہلا نشانہ عملاً بلوچستان ہے۔ یہ بلوچستان کو چائنا کے ہاتھوں فروخت کر چکے ہیں۔ بلوچستان میں چائنا کی کالونیاں قائم کی جا رہی ہیں۔ بعض علاقے ایسے ہیں جہاں صرف چائنا کی اجارہ داری ہے اور وہاں پاکستان کی حکومت اور انتظامیہ کی بھی کوئی عملداری نہیں ہے۔ پاکستان کو چائنا کی تجارتی منڈی نہیں بلکہ چائنا کی کالونی بنایا جا رہا ہے۔ سی پیک کیلئے چائنا کی ہر جائز اور ناجائز بات مانی جا رہی ہے۔ میں یہی کہوں گا کہ خدا کے لئے پاکستان کو اس طرح مت بیچو۔

سی پیک کیلئے بستیوں کا صفایا

کہا یہ جا رہا ہے کہ سی پیک کا منصوبہ بلوچستان کی ترقی کے لئے ہے لیکن اس سلسلے میں بلوچستان کی حکومت اور وہاں کے نمائندوں سے کوئی مشاورت نہیں کی گئی، ان کے اعتراضات اور تحفظات کو نہیں سنا گیا۔ بلوچوں کی مرضی اور منشاء کے خلاف ان کے علاقوں کا سودا کر لیا گیا۔

سی پیک کی آڑ میں بلوچ عوام کا سیاسی، معاشی، تعلیمی اور جسمانی قتل عام کیا جارہا ہے۔ بلوچستان کے عوام نہیں چاہتے کہ بلوچستان چائنا کے حوالے کیا جائے لیکن فوج بلوچوں کا قتل عام کر کے گن پوائنٹ پر بلوچستان پر چائنا کا قبضہ کرارہی ہے۔ سی پیک کے روٹ یا سی پیک کے کسی منصوبے میں جو بھی بلوچ گاؤں یا مکانات راستے میں آرہے ہیں وہاں برسوں سے آباد بلوچوں سے کہا جارہا ہے کہ وہ علاقہ خالی کردیں۔ اس طرح بلوچوں کو ان کے گھروں اور بستیوں سے بیدخل کیا جارہا ہے لیکن انہیں رہنے کے لئے کوئی متبادل جگہ تک فراہم نہیں کی جارہی ہے۔ یہی عمل کراچی میں بھی کیا جارہا ہے۔ ابھی تک پاکستان میں لوگ یہی سمجھ رہے ہیں کہ صرف پختونخوا کے قبائلی علاقوں کے لوگوں کو آئی ڈی پیز بنایا گیا ہے۔ جبکہ ایک محتاط اندازے کے مطابق اب تک ایک ملین سے زائد بلوچ آئی ڈی پیز بنائے جاچکے ہیں۔

سی پیک منصوبے کے تحت بلوچوں کے علاقوں کو خالی کرانے کے لئے پہلے بلوچوں کی بستیوں یا مکانات پر سیکوریٹی فورسز کی جانب سے حملہ کرایا جاتا ہے، لوگوں کو مارا جاتا ہے، نوجوانوں، بزرگوں، عورتوں بچوں کو اٹھا کے لے جایا جاتا ہے۔ پھر فوج کی جانب سے بلوچوں کے ان مکانات کو لوٹ کر آگ لگادی جاتی ہے اور بلوچ مائیں بہنیں اپنے معصوم بچوں کی جانیں بچانے کے لئے ماری ماری پھرتی ہیں۔ اس طرح فوج کی جانب سے غریب بلوچوں کی بستیوں کا صفایا کیا جارہا ہے۔ یہ وحشت و بربریت ہے، سفاکیت ہے، سراسر ظلم ہے۔ فوج کہتی ہے کہ کشمیر میں بہت ظلم ہورہا ہے لیکن بلوچستان میں یہ جو ظلم ہورہا ہے اس کو کیا نام دیا جائے؟ اس ظلم پر اقوام متحدہ، امریکہ، برطانیہ کہاں ہیں؟ بلوچستان میں ہونے والے ان مظالم کو کوئی میڈیا بیان نہیں کرتا جو میں عوام کے

سامنے لا رہا ہوں ۔ جمہوریت اور انسانی حقوق کی بڑی بڑی باتیں کرنے والا کوئی اینکر پرسن یا تجزیہ نگار ان مظالم کا تذکرہ نہیں کرتا۔

تنگ آمد بجنگ آمد

بلوچستان کے عوام پر ریاست کی جانب سے جس جس طرح سے وحشیانہ مظالم ڈھائے جا رہے ہیں، ان مظالم کے خلاف بلوچ عوام خصوصاً نوجوانوں میں غصہ پیدا ہونا فطری ہے ۔ اگر بلوچ نوجوان فوج کے ہاتھوں اپنی بستیوں کے تباہ کئے جانے، اپنے گھروں کو جلائے جانے، اپنی ماؤں بہنوں کی بے حرمتی، معصوم بچوں کو گولیاں مارے جانے، اپنے بھائیوں کی مسخ شدہ لاشیں دیکھنے اور اپنے آبائی وطن کو مقبوضہ علاقہ بنائے جانے کے خلاف '' تنگ آمد بجنگ آمد'' کے مصداق مزاحمت کر رہے ہیں اور ریاستی ظلم کو ہاتھوں سے روکنے کی کوشش کر رہے ہیں، اپنی بقاء، اپنے حق اور آزادی کے حصول کیلئے میدان عمل میں آ گئے ہیں تو ان کے اس ردعمل کو غلط اور ناجائز کس طرح قرار دیا جا سکتا ہے؟ ریاستی مظالم کے ستائے ہوئے مظلوم بلوچ عوام میں اب اس قدر غم و غصہ پایا جاتا ہے کہ اب بلوچ نوجوان بھی ان مظالم کا سلسلہ بند کروانے کے لئے میدان عمل میں آ کر اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں ۔ مائیں بہنیں بھی اس راہ میں ہر طرح کی قربانیاں دے رہی ہیں ۔

غدار کون؟

دنیا میں جب بھی کسی محروم ومظلوم اور غلام قوم کے جو افراد بھی ظلم و جبر اور غلامی کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں تو وہاں کی ریاست نے انہیں کبھی بھی اچھے ناموں سے نہیں پکارا ۔ انہیں فسادی، باغی، دہشت گرد اور غدار قرار دیا ۔ ازل سے آج تک یہی ہوتا آیا ہے ۔آج بلوچ عوام اپنے حقوق مانگ رہے ہیں تو ریاست کی جانب سے انہیں بھی دہشت گرد، وطن دشمن اور غدار کہا جا رہا ہے ۔حقیقت تو یہ ہے کہ غدار وہ بلوچ نہیں جو اپنی آزادی ،خودمختاری اور عزت کی زندگی کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں......غدار وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنا حق مانگنے والے امن پسند بلوچ عوام پر فوج کشی کر کے......ان پر ریاستی مظالم ڈھا کر ...... ان کا قتل عام کر کے انہیں دیوار سے لگا دیا ہے......ان سے زندہ رہنے کا حق چھین لیا ہے ۔ بلوچ حریت پسندوں کو غدار قرار دینے کے بجائے اس بات پر غور کیا جائے کہ وہ یہ راستہ اختیار کرنے پر کیوں مجبور ہوئے ۔

بلوچ شہیدوں کو سلام

میں اپنے حق کیلئے جانوں کے نذرانے پیش کرنے والے بلوچ حریت پسند نوجوانوں کو سلام پیش کرتا ہوں ۔ یہ شہید مرے نہیں بلکہ بلوچ عوام کے دلوں میں زندہ ہیں۔ ان کی بے مثال قربانیاں دوسرے لوگوں کیلئے مشعل راہ ہیں۔میں ان مہاجر

شہیدوں کو بھی سلام عقیدت پیش کرتا ہوں جو تحریک کی راہ میں قربان ہو گئے، ان پرعزم ساتھیوں کو بھی سلام جن کے دلوں میں ان کے الطاف بھائی زندہ ہیں اورانہوں نے تمام تر ریاستی مظالم اور مصائب ومشکلات کے باوجود ایم کیوایم اوراس کے قائد الطاف حسین کا ساتھ نہیں چھوڑا۔

سی پیک یعنی چائنا پاکستان اکنا مک کوریڈور کا روٹ ......کاشغر سے گوادر تک ۔

گوادر میں سی پیک کے پروجیکٹ کے لئے بنایا گیا ایک بڑا اسیکوریٹی گیٹ

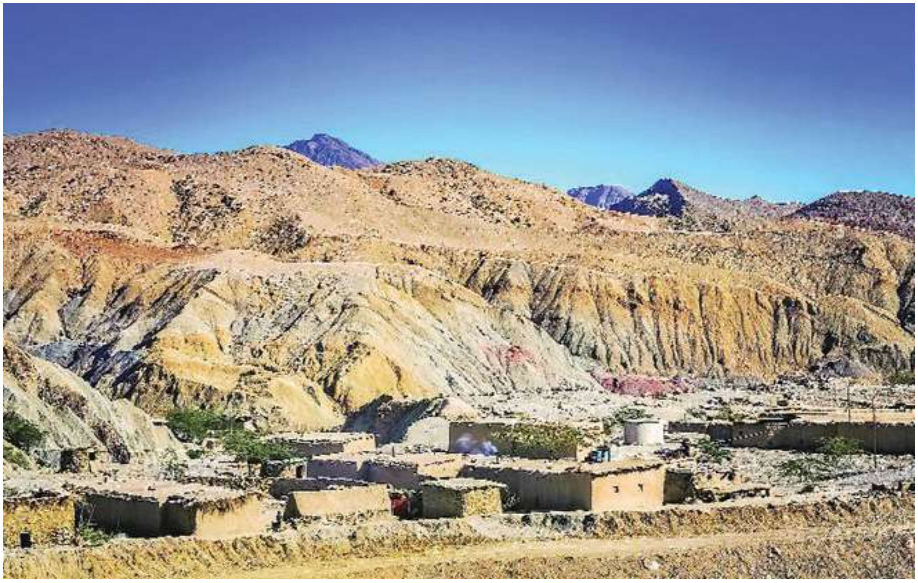

بلوچستان میں سی پیک منصوبے کے لئے نشانہ بننے والی بستی

سی پیک پروجیکٹ کے لئے بلوچ بستیوں کی تباہی

سی پیک پروجیکٹ کے لئے بلوچ بستیوں کو تباہ کیا جا رہا ہے

غریب بلوچوں کی بستیوں کی تباہی کے مناظر

غریب بلوچوں کے مکانات کو جلا کر بستیوں کو تباہ کیا جا رہا ہے

بلوچستان کے ساحل گوادر پر سی پیک کے لئے قائم کئے گئے رہائشی پروجیکٹ کی ایک تصویر

باب (5)

بلوچ حقوق کی جدوجہد

اور

ایم کیو ایم